U
297.2
F 268 J

I. I. A. S. LIBRARY

Acc. No.

This book was issued from the library on the date last stamped. It is due back within one month of its date of issue, if not recalled earlier.

CATALOGUED

INDIAN INSTITUTE OF
ADVANCED STUDY
LIBRARY * SIMLA

الله اکبر

یا ایہا الذین آمنوا تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

جاء الحق

اتمام الحجۃ مسمی بہ

فتاوی العلماء فی ترک الرشوۃ والربا

یعنی

بلا سود اور اس قسم کے حیلے سے بچنے اور ان کے چھوڑنے کا

صحیح راہ عمل

مسلمان ہرگز سود نہ لیں نہ اس کے لئے حیلے تلاش کریں

حسب ایماء اراکین جمعیۃ اہل سنت قصاب محلہ بمبئی ۳

مطبوعہ جہانگیر علوی پریس بلاسس روڈ بمبئی ۸ پرنٹر محمد باقر قریشی

FATAWA-I-ULAMA FI TARKI-V-RABIYAH WA AL-RIBĀ

(Fatwa on Bank interest)

297.14
F268

Ed-I

Publisher

Jahangir Alami Press

Bombay

1345 AH

1926 A.D.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتاوے ما قولکم ایہا العلماء الکرام والفقہاء العظام اکرمکم اللہ تعالیٰ۔

۱۔ ظاہر ہے کہ بنک سودی معاملات کرتا ہے لہذا بنک میں روپیہ جمع کرنا جائز ہے یا نہیں۔

۲۔ بنک جس میں مقررہ میعاد کے واسطے روپیہ رکھوانے پر یقیناً سود منجانب بنک دیا جاتا ہے اور مالک زر کے حساب مین جمع ہوتا ہے اگر مالک زر اس سود کے لینے سے انکار کرے تو وہ رقم اشاعت و تبلیغ کفر میں منجانب بنک صرف کیجاتی ہے۔ ایسی صورت مین اس سود کی رقم کا مالک زر کو لیکر غربا پر تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں۔

۳۔ اخذ سود کے لئے حیلہ تلاش کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

۷۸۶ **الجواب** واللہ اللہم للصدق والصواب حامداً ومصلیاً ومسلما

۱ و ۲۔ سود کا ہر معاملہ کرنا آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ واجماع امت سے ثابت کہ حرام ہے اور تمام دینوں مین اوسکی حرمت رہی ہے تفسیرات احمدیہ مین ہے۔ ان الربو احرام فی جمیع الادیان تبیین الحقائق میں فرمایا والربو امحرم بالکتاب والسنۃ واجماع الامۃ نیز فرمایا واجمعت الامۃ علی تحریمہ حتی یکفر جاحدہ سود لینے والا دینے والا اون کے ممد و معاون کاتب و شاہد مطابق ارشاد حضور سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ ملعون قرار پائے جیسا کہ حدیث نسائی شریف میں ہے عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ آکل الربو وموکلہ وشاھداہ وکاتبہ ملعونون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پس ایسے بنک میں روپیہ جمع کرنا جس میں سودی معاملات کرنا پڑتے ہین اور وقت جمع سے سود کا حساب ہوتا ہے اور وہ مالک زر کے نام حساب مین جمع ہوتا رہتا ہے اور اگر مالک زر اوس کو نہ لے تو اوسکو منجانب بنک تبلیغ مسیحیت میں صرف کیا جاتا ہے **قطعاً حرام و ناجائز ہے** کہ جمع کرنیوالا جمع کرنیسے یقیناً مرتکب فعل حرام ہوتا ہے۔ اور دو بڑے گناہ اوس کے سر لازم آتے ہیں۔ اولاً معاملہ سود میں پڑنا دوم اشاعت عیسائیت کی زیادتی کا سبب بننا کہ عیسائی اشاعت تو ویسے بھی کرتے ہیں۔ پس **شرعاً مسلمان ایسے جمع کرنیسے باز رہیں** ورنہ **اقدام علی الحرام ہوگا جو حرام ہے**۔ اب رہا یہ امر کہ ایسے سود کی

اطلاع عام

جب سے سود کے بارمین **صحیح راہ عمل** یعنی صدر جمعیۃ العلما دہلی مولوی کفایت اللہ دیوبندی کا فتوی معہ شرح نائب صدر مولوی نثار احمد صاحب مفتی آگرہ شائع ہوا بیچارے ہندی مسلمان مغالطہ میں پڑے بنک وغیرہ کے سود کو بعض جائز سمجھنے لگے اچھا حیلہ ملا یہ دیکھکر ہماری جمعیۃ اہلسنت قصاب محلہ بمبئی نے حضرت شاہ مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب قادری مفتی بدالونی سے عرض کیا کہ برائے خدا اس فتنہ کو روکئے مولانا نے **اظہار حق** تصنیف فرمادیا جو تین مرتبہ اردو گجراتی میں چھپکر تقسیم ومقبول عام ہوا الحمد للہ اس سے بہت بندگان خدا نے راہ ہدایت پائی نیز سود کے بارمین **صحیح راہ عمل** کے رد مین دوسرا رسالہ قادح نظام الربوا حضرت مولانا حکیم مرزا احمد قادری نے بمبئی سے شائع کیا اور فتنہ کی روک تھام فرمائی جزاہ اللہ خیر الجزا دونوں رسالہ دہلی و آگرہ نیز جلسہ جمعیت العلما کلکتہ بھیجے گئے، صدر جمعیت نے تو کچھ جواب نہ دیا افسوس کہ پھر بعض سینوں ہی کی طرف سے ان دونوں رسالوں کے جواب مین سود کے صحیح راہ عمل کے صحیح بنانیکی کوشش کیگئی مفتی صاحب آگرہ نے ایک چوورقہ دفع کید اعاکرین نامی چھپکر تقسیم کیا جس میں ان دونوں حضرات کو ابلہ فریب مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالنے والا۔ شہرت ونمود [illegible] کرنے والا اردو سے نابلد جاہل اہل بمبئی کا مفتی آگرہ سے برگشتہ بنانیوالا عادی وعظ فروشی لکھا گیا مگر الحمد للہ کہ ان حضرات نے آپ کا کچھ جواب نہ دیا۔ کہ عامیوں کی طور سے گالی گلوج سے کیا فائیدہ ہوتا اظہار حق ہو چکا تھا ہمارا یہ خیال تھا کہ محرم شریف مین جناب مفتی صاحب آگرہ حسب عادت وعظ کیلئے فرو آئیں گے اور سنت

بنا بریں محرم شریف مین جناب مفتی صاحب کے آنیکے ... علما کی گرفت پر مفتی صاحب نے اقرار بھی کیا سوال ... رام زیادہ لینا سود جھگڑا ختم تھا مگر بعد کو ... بعد ا... کے ج...

مفتی صاحب نے اسی جلسہ میں انکار کر دیا اور اپنے لکھے جواب پھاڑ ڈالے اور کہا کہ میرا صحیح راہ عمل صحیح ہے ... مغالطہ جو عام سنی مسلمانان ہند کو دیوبندی فتوی اور اسکی ...

Library IIAS, Shimla
U 297.2 F 268 J
00036863
INDIAN INSTITUTE OF ADVANCED ... Acc No 36863 Date 2-6-71
297.2 F 268 J

حکماً ان الاحسن دیانۃ التنزہ عنہ - اور ایسا ہی دیگر کتب فقہیہ میں مصرح ہے، حدیث شریف میں ایسے امور سے جن میں حرام کا شبہ بھی ہو بچنے کا حکم ہے، بلکہ ان کے نزدیک جانے بھی منع کیا تاکہ مسلمان حرام میں مبتلا نہ ہو جائے لمعات میں فرمایا و منع من ان یرعی فی الحمی شبہ المحارم بالحمی فی کونہا واجب الاجتناب عن الوقوع فیہ فکذالک ینبغی ان لا یقرب من المعاصی بالوقوع فی الشبہات فانہ اذا وقع فیہا یوشک ان یقع فی الحرام کما ان الراعی حول الحمی والقریب منہ یخاف ان یقع فی الحمی ہذا الحدیث احد الاحادیث التی علیہا مدار الاسلام مولانا احمد رضا خاں صاحب مرحوم بریلوی نے فتوی دیا جو احکام شریعت میں منقول ہے حرام روپیہ کسی کام میں لگانا جائز نہیں، نیک کام ہو یا اور، سوا اس کے کہ جس سے لیا ہو اسے واپس دے یا فقیروں پر تصدق کرے بغیر اس کے کوئی حیلہ اس کے پاک کرنے کا نہیں اسے خیرات کرکے جیسا پاک مال پر ثواب ملتا ہے اس کی امید رکھے تو سخت حرام ہے بلکہ فقہائے کفر لکھا ہے ہاں جو شرع نے حکم دیا کہ حق دار نہ ملے تو فقیروں پر تصدق کر دے اس حکم کو مانا تو اس پر ثواب کی امید کر سکتا ہے نیز اسی میں فتوی منقول ہے اگر روپیہ یا گلٹ یا پیسہ یا نوٹ قرض دے اور یہ ٹھہرا لیا کہ ایک پیسہ زائد لیا جائیگا تو حرام قطعی اور سود ہے - قال اللہ تعالی واحل اللہ البیع وحرم الربوا واللہ تعالی اعلم، عرفان شریعت میں سود اور رشوت مطلقاً حرام ہیں ہندوستان دار الحرب نہیں دار الاسلام ہے - کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

اور بنک میں اگرچہ زبان سے ایسا نہیں ٹھہرایا جاتا لیکن شرعاً معروف و معلوم کالمشروط ہوتا ہے رواجی امور گو ذکر نہ کیے جائیں وہ بھی مانند مذکور و مشروط کے ہوتے ہیں پس بنک مذکور میں جو روپیہ وغیرہ بطور امانت رکھا جائے یا بطور قرض دیا جائے مالک زر بوقت واپسی اپنا راس المال یعنی اصل مال لے سکتا ہے زیادہ لینا سود [illegible] ہوگا کہ شرعاً نہ امانت رکھ کر اس سے زیادہ لینا جائز ہے نہ قرض کے ذریعہ سے نفع حاصل کرنا کل قرض جر نفعاً فہو ربا جزئیہ مشہورہ ہے اگر ایسی صورت میں کہ زائد رقم سودی ہے جو مالک زر کے حساب میں بنام سود چڑھی تھی جسکو مالک زر لے

تقسیم کرنا کیسا ہے۔ پس جاننا چاہئیے کہ اگر مالک زر اس زائد رقم کو لیگا تو وہ سود لینے کے گناہ سے نہیں بچیگا اور دینے سے گناہگار ہوگا تصدق فقرا اوس کو گناہ سے نہ بچائیگا نہ وہ محذور شرعی جو سود لینے سے اوسپر لازم آیا جاتا رہیگا پس خواہ مخواہ لیکر کیوں گناہگار بنے، سودخوار کہلائے مستحق لعنت ٹھہرے جیساکہ حضرت شیخ المحدثین فی الہند مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے شرح حدیث ان اللہ لا یمحو السئی بالسئی میں فرمایا پس محونہ کند تصدق بمال حرام گناہے راکہ از کسب حرام حاصل شدہ اور خود فقیر کو بھی باوجود علم اوسکا لینا حرام ہے کہ مال خبیث بتبدل ملک سے پاک نہیں ہو جاتا خبیث ہی رہتا ہے، اسیوجہ سے چوری غصب کے مال کا خریدنا حرام ہے نہر میں فرمایا، الحرام ینتقل ای تنتقل حرمتہ وان تداولتہ الایدی وتبدلت الاملاک شامی۔ الحرام ینتقل ای من ذمۃ الی ذمۃ و بہ یعلم حرمۃ شراء المنہوب طعام الغصب طحطاوی۔ اشباہ میں فرمایا الحرمۃ تتعدد مع العلم بہا شامی نے شرح کی نقل الحموی عن سیدی عبدالوہاب الشعرانی انہ قال فی کتابہ المنن وما نقل عن بعض الحنفیۃ من ان الحرام لا یتعدی الی ذمتین سالت عنہ الشہاب ابن الشلبی فقال ھو محمول علی ما اذا لم یعلم بذالک اما لو راے المکاس یاخذ من احد شیأ من المکس ثم یعطیہ آخر ثم یاخذہ من ذالک الآخر آخر فہو حرام طحطاوی میں فرمایا، قولہ الحرمۃ تتعدد ای تتحقق علی اشخاص متعددۃ اسی وجہ سے ایسی صورت میں کہ جب وارث کو معلوم ہو کہ میرے مورث متوفی نے فلاں شخص سے اس مال کو بذریعہ کسب حرام حاصل کیا تھا تو وہ مال اوس وارث کے لئے حرام ہوتا ہے اور مالک اصلی یا اوس کے وارث پر اوسکا واپس کر دینا واجب ہوتا ہے، شامی نے فرمایا، فانہ اذا علم ان کسب مورثہ حرام یحل لہ لکن اذا علم المالک بعینہ فلا شک فی حرمتہ ووجوب ردہ علیہ طحطاوی میں فرمایا اما اذا علمہا ھم (ای ارباب الاموال) اور ثتہم وجب علیہ ردہ علیہ وانہ یحرم علیہ شامی نے فرمایا والحاصل انہ ان علم ارباب الاموال وجب الرد علیہم والا فان علم عین الحرام لا یحل لہ ویتصدق بہ بنیۃ صاحبہ ان کان مالا مختلطا مجتمعا من الحرام ولا یعلم اربابہ ولا شیأ منہ بعینہ حل

کسی طرح حیلہ تلاش کرنا جائز نہیں قطعاً حرام ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی کان اللہ لہ ولوالدیہ آمین ۱۹ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ

عبدالرحیم عفی عنہ — برکات احمد عفی عنہ
مفتی ریاست ٹونک — ٹونک

ابوالضیاء ریاض النور احمد صدیقی — احقر العباد عبدالسبحان عفی عنہ
عفی عنہ (صدر مدرس منار امسجد) — بہاری

الجواب صحیح — سود اور مفضی الیہ اسباب ہر دو
سید احمد علی عفی عنہ — حرام قطعی مصرح و مبین ہیں
حال مقیم سورت — حررہ العبد الآثم میر عبدالقادر کنتوری عفا اللہ عنہ

شرع مقدس میں حکم کہ دارالاسلام میں مسلمان تو مسلمان ذمیوں کو بھی سود لینے سے باز رکھا جائے اور اگر وہ بعد عقد ذمہ لین دین کریں تو ذمی ہونے سے نکل جائیں مسلمان اس جزئیہ فقہیہ کو غور سے پڑھیں سوچیں دیکھیں کہ شرع نے ذمیوں کو بھی معاملات بیع ربوا سے روکا حکم دیا شرک جو اکبر الکبائر تھا اور سوّر کا کھانا شراب کا پینا اس سے ذمیوں کو روکنے کا حاکم کو حکم نہیں دیا اس میں حکمت یہ ہی تھی کہ مسلمان ذمیوں کی حالت کو دیکھکر معاملات ربوا میں نہ پڑجائیں حدیث شریف میں وارد الا من اربی فلیس بیننا وبینہ عہد نیز مذکور کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اھل نجران وھم نصاریٰ ان من بایع منکم بالربوا فلا ذمۃ لہ ابو عبید نے فرمایا وانما نغلظ علیھم اکل الربوا دون غیرہ من المعاصی مع انھم یمکنون بما اعظم منہ کالشرک وشرب الخمر واکل الخنزیر وغیر ذالک لان فی منعھم منہ کف المسلمین ان اکل الربوا ولولا المسلمون لکانوا فی الربوا کسائر ما ھم فیہ من المعاصی ۔ لہذا مسلمان کو کسی طور سے معاملہ سود اور اوس کے لئے حیلہ جائز نہیں جواب بہت صحیح ہے ۔

الجواب صحیح
محمد شاہ پنجابی

فضل حق متوطن پنجاب
ضلع شاہ پور وارد حال بمبئی

سمجھکر نہ لیا تبلیغ اشاعت کریں گے تو وہ اشاعت کس طرح شرعاً مال مسلم سے نہ ہوگی واللہ تعالیٰ
اعلم کما فصلتہ فی رسالتنا اظہار الحق واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

۳۔ جب سود کا معاملہ حرام ٹھیرا تو اوس کیلئے حیلہ تلاش کرنا حرام کو حلال بنانے کیلئے کوشش ہوگی
جو کفر ہے حیلہ اگر جائز ہے تو حصول حلال کیلئے جائز ہے نہ ترویج باطل و حرام کیواسطے،
شیخ المحدثین علیہ الرحمہ دہلوی نے تحت شرح حدیث شریف قاتل اللہ الیھود ان
اللہ لما حرم شحومھا اجملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ فرمایا درین حدیث دلیل است بر بطلان
ہر حیلہ کہ رسیدہ شود بوے بسوئے حرام و بر بودن ثمن شے در حکم آن شے مرقاۃ المفاتیح میں
اسی حدیث کے تحت میں فرمایا وفی شرح السنۃ فیہ دلیل علی بطلان کل حیلۃ تحتال
للتوصل الی المحرم وانہ لا یتغیر حکمہ بتغیر ھیئتہ وتبدیل اسمہ۔ یعنی جب اللہ
تعالیٰ نے یہود پر مردہ جانوروں کی چربی حرام کی یہود نے اوسکو پگھلا کر بیچ کر اوسکی قیمت
کہانا شروع کی یہ حیلہ کیا کہ چربی کے کہانے سے ممانعت ہے اور ہم اوسکو نہیں کہاتے بلکہ اوسکی
قیمت لیکر بیع کر کر کھاتے ہیں اور اوسکا پگہلانا تغیر و تبدیل کے قصد سے ہوتا تھا گویا ان کے
خیال میں دوسری حقیقت ہو جاتی تھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس حیلہ
کرنے کے بارے میں فرمایا بدعا کی اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے کہ انہوں نے حلال کو حرام بنانا
چاہا کہ حرام چربی کو پگہلا کر بیچ کر اوسکی قیمت کہانا شروع کردی علمائے کرام محدثین عظام
علیہم الرحمۃ نے فرمایا کہ اس حدیث میں ہر اوس حیلہ کے باطل ہونیکی دلیل ہے جس سے حرام کی
طرف توسل کیا جائے حرام حلال بنے اور یہ بھی فرمایا کہ یہ حدیث اس بات کی بھی دلیل ہے کہ
ہر چیز کی قیمت اوسی چیز کے حکم میں ہوتی ہے (شریعت جنکا استثنی کردے وہ مستثنیٰ ہوسکیں گے)
اگر حلال چیز ہے قیمت اوسکی حلال ہوگی حرام چیز ہے تو قیمت حرام ہیئت اور نام کے بدل جانے
سے حکم شرعی نہیں بدل جاتا حرام کی قیمت حرام ہی رہتی ہے اور حلال کی حلال جیسے کہ اوس
حرام ، کا کہانا حرام تھا ویسے ہی یہود کیلئے اوسکی قیمت کا کہانا حرام رہا جنس بدلنے نے بھی
ن ، نیز حدیث صحیح میں وارد دعوا الربوا والریبۃ محدثین عظام نے شرح فرمائی
حیلۃ فی حل الربوا یعنی سود کے حلت کیلئے حیلہ چھوڑدو۔ پس سود لینے کیلئے

مطابق احادیث صحیحہ لینے دینے والا گواہ کاتب سب مستحق لعنت و گنہگار ہیں مشکوۃ شریف میں ہے
عن جابر رضی قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوا وموکلہ و
کاتبہ وشاہدیہ وقال ھم سواء رواہ مسلم عینی شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ ۴۳۴
میں ہے ممن کان من اہل الربوا فقد حارب اللہ ومن حارب اللہ فھو عدو للہ
ولرسولہ وقال الماوردی اجمع المسلمون علی تحریم الربوا وعلی انہ من الکبائر
وقیل انہ کان محرمًا فی جمیع الشرائع وقال الطبری انما خص الاکل بالذکر لان
الذین نزلت فیھم الآیات المذکورۃ کانت طعمتھم من الربوا والا فالوعید حاصل
لکل من عمل بہ سواء اکل منہ اولا ۔ پس رقم سود لینا حرام ہے لینے والا اسکا مالک نہیں ہوتا کہ
اوس میں تصرف کر سکے اور اگر سود کا روپیہ لینے والا کسی دوسرے شخص کو دے تو اس
شخص کو بھی باوجود علم اسکا لینا حلال نہیں حرام ہے ۔ جیسا کہ شامی بیع فاسد کتاب حظر واباحت
میں مذکور ہے ۔ یہ عذر کہ دیانت مفقود ہے اور اعتماد و بھروسہ معدوم ایسی مرتکب
خیانت ہوئے کوئی شرعی عذر نہیں نہ یہ شرعًا اضطرار و مجبوری ہو سکتی ہے پس محض توہم
کی بناپر روپیہ بنک میں رکھنا جس سے محذور شرعی اور ارتکاب کبائر لازم ہوتا ہے جائز
نہیں اور بنک میں روپیہ جمع کرنے کے بعد زائد رقم جو سود کی حاصل ہوتی ہے لینا حلال نہیں
اللہ تعالی مسلمانوں کو اس فتنۂ ابتلا سے محفوظ رکھے واللہ تعالی اعلم

کتبہ محمد حبیب الرحمن القادری البدایونی غفرلہ ، محرم الحرام ۱۳۴۵ھ بمبئی

تصدیقات علماء کرام ۔

بنک میں روپیہ رکھنا اور اس سے نفع لینا بالکل ایسا ہے کہ کسی کو سود پر روپیہ دیا جاوے
لہذا حرام اب رہی یہ بات کہ اوس روپیہ سے اشاعت عیسائیت ہوتی ہے جو بلا شبہ اکبر الکبائر
تو ظاہر ہے کہ پھر روپیہ بنک میں رکھنا ہی جائز نہ ہوگا عمل و عرف کسی حرام قطعی کو حلال نہیں کر سکتی
یہ ہی وہ زمانہ ہے کہ حرام شائع ہے جس کی خبر بہت پہلے مخبر صادق علیہ السلام نے دیدی ہے

حررہ فقیر محمد عبد القدیر القادری البدایونی

اصاب من اجاب واللہ اعلم ۔ حررہ العبد الحقیر عنایت اللہ عفی اللہ عنہ (... بنا محلی)
۱۳ محرم ۱۳۴۵ھ

سوال نمبر (۴) کیا فرماتے ہین علماء دین متین کہ اس زمانہ میں دیانت مفقود ہے اعتماد و بھروسہ معدوم ہے بارہا تجربہ ہوا کہ امین مرتکب خیانت ہوئے الا ماشاء اللہ پس اس فتنہ و فساد کے زمانے مین کسی مسجد یا اوقاف وغیرہ بغرض حفاظت بنک میں رکھی جائے جو زائد رقم بنام سود بنک والے دیتے ہین اگر نہ لیجائے تو اوسکو عیسائیت کی اشاعت میں خرچ کرتے ہین اور ہزاروں کو عیسائی بناتے ہین اگر وہ سود کی رقم لیکر کسی کار خیر یا اشاعت اسلام مین خرچ کیجائے تو جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا رحمکم اللہ تعالیٰ

مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً۔

الجواب

شرعاً سود کا لینا مطابق آیۂ کریمہ احل اللہ البیع وحرم الربوا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحاب النار هم فیہا خالدون و دیگر آیات بینہ واحادیث شریفہ صحیحہ حرام قطعی ہے۔ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے مطابق حدیث دعوا الربوا والریبۃ سود تو سود جس چیز میں سود کا شبہ بھی ہو اوس سے بچنے کا حکم دیا ہے نیز اوس میں حیلہ کو بھی حرام بتایا ہے کہ حیلہ حصول حلال کیلئے جائز ہے نہ کہ ترویج باطل وحرام کے واسطے مرقاۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۴ میں ہے قال الطیبی رحمہ اللہ ان الایۃ التی نزلت فی تحریم الربوا وھو قولہ تعالیٰ الذین یاکلون الربوا الی قولہ لا تظلمون ولا تظلمون ناطقۃ غیر منسوخۃ صریحۃ غیر متشبہۃ فلذلک لم یفسرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجروھا علی ما ھی علیہ فلا ترتابوا فیہا اترکوا الحیلۃ فی حلہا ھو المراد من قولہ (فدعوا) ای ایہا الناس (الربوا والریبۃ) ای شبہۃ الربوا اذا شک فی شیء مما اشتملت علیہ ھذہ الآیات والاحادیث فان الشک فی شیء من ذلک ربما یودی الی الکفر سود خوار اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن ہے قرآن حکیم میں ارشاد ہے فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ اہل اسلام ونے اس کے حرام ہونے پر اجماع کیا ہے صرف سود کھا نیوالا ہی گنہگار نہیں بلکہ

سب اشاعت عیسائیت ٹھیرے البتہ اگر اوس کے جمع کرنیسے یہ بلا پھیلتی ہے یا اوسکا اندیشہ ہے تو مسلمان ضرور ایسے جمع کرنے سے باز رہے ورنہ سخت گناہ لازم آئیگا، اگر رقم سود لیکر دوسرے کو بھی دیدی جاوے تو لینے والا سود کے گناہ سے نہ بچیگا اور مستحق لعنت رہیگا اور اوس سودی رقم کا لینا بھی دوسرے لینے والیکو باوجود علم حرام ہوگا اور عموم بلوی یعنی ابتلائے عام طہارت ونجاست میں موثر ہوتا ہے نہ حلت وحرمت میں الحاصل ہندوستان میں جب تک کہ شرائط دار اسلام پائے جاتے ہیں ہر ایک سے مطلقاً سود لینا بحکم شرعی حرام ہے اوس کے لینے کیلئے کوئی حیلہ بھی نکالنا حرام ہے ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ فیہ دلیل علی بطلان کل حیلۃ تحتال للتوصل الی محرم وانہ لا یتغیر حکمہ بتغیر ھیئتہ وتبدیل اسمہ۔ اگر بنک میں جمع کرنے سے شبہ اشاعت عیسائیت بھی ہو تو ایسے جمع کرنے سے بچنا فرض ہے۔ امین معین ملے متولی اپنے پاس رکھے حفاظت کرے اگر ضائع بھی ہو جائیگا تو باوجود حفاظت متولی پر ضمان دینا نہ پڑیگا نہ گناہ ہوگا اور بصورت موجودہ بنک میں جمع کرنے سے گناہ لازم ہوگا۔ اگر یہ صحیح ہو کہ جمع کرنے اور بنک سے سود نہ لینے سے اوس زائد رقم سے اشاعت عیسائیت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

حررہ محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی غفر لہ وارد حال المہتمم مدرسہ احمدیہ

الجواب صحیح۔ ابو یوسف اصفہانی

الجواب صحیح خیر محمد عفی عنہ میرٹھی

الجواب صحیح والرائے نجیح حررہ عبد اللہ خان عفا اللہ عنہ۔

صح الجواب محمد جمیل احمد قادری

الجواب صواب والمجیب مثاب

فقیر قادری ابو الفضل عبد الاحد رضوی ناظم مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت

وللہ در المجیب حیث اتی بجواب رائق

(منور ہے سراج دین احمد)

شاہجہان پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً مسلمان ہر سود سے بچین خواہ تجارتی سود ہو یا بنک کا کہ آیت حرمت ربوا مطلق ہے هندوستان نیز دیگر بلاد اسلامیہ مین کسی مسلمان کو کسی سے سود لینا جائز نہین مطلقاً حرام ہے اور اوسکا لینا خدا سے اور اوس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم سے لڑنا عداوت ٹھاننا ہے حدیث شریف میں وارد یقال یوم القیامۃ من آکل الربوا خذ سلاحک للحرب عینی میں فرمایا وقال الطبری واللہ لا یحب کل اثیم علی کفر مقیم علیہ مستحل اکل الربوا۔ اسی بنا پر حضرت ابن عباس رضہ فرماتے تھے فمن کان مقیماً علی الربوا لا ینزع منہ فحق علی امام المسلمین ان یستتیبہ فان نزع والا ضرب عنقہ رواہ العینی یعنی جو سود لینے پر قائم رہے اوس سے علیحدہ نہ ہو پس امام پر لازم کہ اوس سے توبہ لے اگر وہ علیحدہ ہو جاوے چھوڑ دے ورنہ اوس کی گردن ماردے اور ہر شخص جانتا ہے کہ معاملات بنک کو بیع سے اصلا لگاؤ نہیں روپیہ بیچا نہیں جاتا ہے بنک میں رکھنا یا بطور امانت ہوتا ہے اور یہاں سوال کبھی متعلق امانت حفاظت ہے یا بطور قرضہ اور شرعاً دین وقرضہ میں بھی امتیاز وفرق ہے جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں۔ اور ہر وہ بیع جس میں ربوا ہو وہ بھی شرعاً داخل حکم ربوا ہے جیسا کہ عینی میں فرمایا یمحق اللہ الربوا ای یمحق البرکۃ من البیع الذی فیہ الربوا نیز فرمایا ان الربوا الذی یعنی بصورۃ البیع حرام ہے۔ ارشاد باری ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل جلالین میں فرمایا۔ ای بالحرام فی الشرع کالربوا والغصب معالم التنزیل میں فرمایا بالباطل بالحرام یعنی بالربوا والقمار والغصب والسرقۃ والخیانۃ ونحوہا یعنی اے مسلمانو اپنے مالوں کو آپس میں بطریق حرام سود جوئے غصب خیانت کے نہ کھاؤ حرام ہے بچو پس سود کا لین دین اوس کے معاملہ میں پڑنا ہر طرح حرام اور باعث خسران ابدی ہے جیسا کہ جواب مذکورہ بالا میں مصرح ومدلل موجود ہے اب رہا یہ امر کہ رقم بنام سود بنک والے دیتے ہین اگر نہ لیجاے تو اسکو عیسائیت کی اشاعت میں خرچ کر تو ظاہر ہے کہ وہ پیسہ سود والا مسلمان کا مال نہ تھا جسکی وجہ سے مسلمان

سب اشاعت عیسائیت ٹھیرے البتہ اگر اوس کے جمع کرنیسے یہ بلا پھیلتی ہے یا اوسکا اندیشہ ہے تو مسلمان ضرور ایسے جمع کرنے سے باز رہے ورنہ سخت گناہ لازم آئیگا۔ اگر رقم سود لیکر دوسرے کو بھی دیدی جاوے تو لینے والا سود کے گناہ سے نہ بچیگا اور مستحق لعنت رہیگا اور اوس سودی رقم کا لینا بھی دوسرے لینے والیکو باوجود علم حرام ہوگا اور عموم بلوی یعنی ابتلائے عام طہارت ونجاست میں موثر ہوتا ہے نہ حلت وحرمت میں الحاصل ہندوستان میں جب تک کہ شرائط دار اسلام پائے جاتے ہیں ہر ایک سے مطلقاً سود لینا بحکم شرعی حرام ہے اوس کے لینے کیلئے کوئی حیلہ بھی لگانا حرام ہے ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ فیہ دلیل علی بطلان کل حیلۃ تحتال للتوصل الی محرم وانہ لا یتغیر حکمہ بتغیر ھیئتہ وتبدیل اسمہ۔ اگر بنک میں جمع کرنے سے شبہ اشاعت عیسائیت بھی ہو تو ایسے جمع کرنے سے بچنا فرض ہے۔ امین نمیں ملے متولی اپنے پاس رکھے حفاظت کرے اگر ضائع بھی ہوجائیگا تو باوجود حفاظت متولی پر ضمان دینا نہ پڑیگا نہ گناہ ہوگا اور بصورت موجودہ بنک میں جمع کرنے سے گناہ لازم ہوگا۔ اگر یہ صحیح ہو کہ جمع کرنے اور بنک سے سود نہ لینے سے اوس زائد رقم سے اشاعت عیسائیت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

حررہ محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی وغفرلہ وارد حال المہتمم مدرسہ احمدیہ

الجواب صحیح۔ ابو یوسف اصفہانی

الجواب صحیح خیر محمد عفی عنہ میرٹھی

الجواب صحیح والرائے نجیح حررہ عبداللہ خان عفااللہ عنہ۔

صح الجواب محمد جمیل احمد قادری

الجواب صواب والمجیب مثاب

فقیر قادری ابو الفضل عبد الاحد رضوی ناظم مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت

وللہ در المجیب حیث اتی بجواب رائق

(منور ہے سراج دین احمد)

شاہجہان پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً مسلمان ہر سود سے بچین خواہ تجارتی سود ہو یا بنک کا کہ آیت حرمت ربوا مطلق ہے هندوستان نیز دیگر بلاد اسلامیہ مین کسی مسلمان کو کسی سے سود لینا جائز نہین مطلقاً حرام ہے اور اوسکا لینا خدا سے اور اوس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم سے لڑنا عداوت ٹھاننا ہے حدیث شریف میں وارد یقال یوم القیامۃ من آکل الربوا خذ سلاحک للحرب عینی میں فرمایا و قال الطبری و اللہ لا یحب کل اثیم علی کفر مقیم علیہ مستحل اکل الربوا۔ اسی بنا پر حضرت ابن عباس رضی فرماتے تھے فمن کان مقیماً علی الربوا لا ینزع منہ فحق علی امام المسلمین ان یستتیبہ فان نزع و الا ضرب عنقہ رواہ العینی یعنی جو سود لینے پر قائم رہے اوس سے علیحدہ نہ ہو پس امام پر لازم کہ اوس سے توبہ لے اگر وہ علیحدہ ہوجاوے چھوڑ دے بہتر ورنہ اوس کی گردن ماردے اور ہر شخص جانتا ہے کہ معاملات بنک کو بیع سے اصلاً لگاؤ نہیں روپیہ بیچا نہیں جاتا ہے بنک میں رکھنا یا بطور امانت ہوتا ہے اور یہاں سوال بھی متعلق امانت حفاظت ہے یا بطور قرضہ اور شرعاً دین و قرضہ میں بھی امتیاز و فرق ہے جیساکہ اہل علم جانتے ہیں۔ اور ہر وہ بیع جس میں ربوا ہو وہ بھی شرعاً داخل حکم ربوا ہے جیساکہ عینی میں فرمایا یمحق اللہ الربوا ای یمحق البرکۃ من البیع الذی فیہ الربوا نیز فرمایا ان الربوا لزی یعنی بصورت البیع حرام ہے۔ ارشاد باری ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل جلالین میں فرمایا۔ ای بالحرام فی الشرع کالربوا والغصب معالم التنزیل میں فرمایا بالباطل بالحرام یعنی بالربوا والقمار والغصب والسرقۃ والخیانۃ ونحوہا یعنی اے مسلمانو اپنے مالوں کو آپس میں بطریق حرام سود جوے غصب خیانت کے نہ کہاو حرام ہے بحو پس سود کا لین دین اوس کے معاملہ میں پڑنا ہر طرح حرام اور باعث خسران ابدی ہے جیساکہ جواب مذکورہ بالا میں مصرح و مدلل موجود ہے اب رہا یہ امر کہ جو رقم بنام سود بنک والے دیتے ہین اگر نہ لیجاے تو اسکو عیسائیت کی اشاعت میں خرچ کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ روپیہ سود والا مسلمان کا مال نہ تھا جسکی وجہ سے مسلمان

لہ لآیتہ ان اکل الربوا حرام فاتقوا اللہ فی اکلہ لیلا تدخلوا النار واطیعوا اللہ ورسولہ فی تحریمہ پہر فرمایا وھذا العقاب علی کل من اخذ الربوا سواء کان آکلا او غیر آکل، تفسیر بیضاوی میں فرمایا وان المصر علی التحلیل مرتد و مالہ فی ای وجہ سے علماء کرام نے اوس میں حیلہ کرنا بھی منع ٹھیرایا ایسے نصوص قطعیۃ کے ہوتے دار الاسلام میں سود کا معاملہ اسکالین دین خواہ کسی بنک سے ہو یا غیر بنک سے جائز نہیں اور حرام مال کا خواہ وہ سود کہ کر دیا جائے یا بنام سود لینا جائز نہیں کہ وہ مال حرام ہے اور مال حرام کا کسی کام میں لگانا نیک کام ہو یا اور جائز نہیں اور لینے والیکو باوجود علم لینا بھی حرام ہے سوا اس کے کہ جس سے لیا ہوا وسے واپس دے اور اگر دینے والا مالک معلوم نہ ہو تو بغیر نیت ثواب صدقہ کر دے جیسا کہ کتب فقہیہ میں مشرح ہے اور جواب مذکورۂ بالا میں مصرح موجود ہے جزی اللہ المجیبین خیر الجزا۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو توفیق دے کہ حرام کاموں سے بچیں اور ان میں حیلہ بہانہ نکالکر ضلوا اضلوا کے مصداق نہ بنے۔ حررہٗ محمد یوسف الفنجابی غفرلہ۔

سود حرام قطعی ہے بنک کا ہو یا غیر بنک کا اشاعت مسیحت کا عذر جو اکبر الکبائر ہے نامقبول ہے بلکہ دہوکہ دہی ہے کہ زائد رقم سوا راس المال کے جو بنک سے ملتی ہے اوس کے نہ لینے سے رکاوٹ اشاعت مسیحیت نہ ہوگی یہ ترویج باطل کا حیلہ ہے حرام ہے بلکہ یہ ہی سبب ہے بنک میں روپیہ جمع نہ کرنیکا جس سے علی وجہ الاتم رکاوٹ اشاعت مسیحیت کی ہوگی واللہ اعلم وعلمہ اتم راقم فقیر حقیر ناچیز سقیم محمد حسیم عفی عنہ پیش امام مسجد مرغی محلہ بمبی

ربا یعنی سود اور منجر الی السود حرام ہے۔

العبد سید جعفر علی عفی عنہ

حررہ العبد الاثم میر عبد القادر کنتوری عفا اللہ عنہ۔

الجواب موافق للسنة والكتاب لان الربوا حرام بالنصوص القطعية من الكتاب والسنة فمحلها كافر وصاحب الحيلة -
يجنی مواخذة شديدة من عند الله يوم القيامة فقط

محمد عبد القادر (صوفی) حیدرآبادی

السید مرتضٰی عفی عنہ مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ

اس جواب کو ہم خادمان شرع نے بغور دیکھا بیشک مضمون جواب بہت صحیح ہے خلاف اسکا غیر صحیح ہے مضمون جواب مطابق آیات شریفہ واحادیث صحیحہ وروایات فقہیہ کے ہے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ بموجب جواب ہذا عمل کریں اور اسی کے مطابق عمل کو اپنے اوپر لازم وواجب جانیں اور اس کے خلاف پر عمل کرنے میں گنہگار ہوں فقط - المرقوم ۲۰ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ ابرکات احمد عفی عنہ ٹونکی

عبد الرحیم عفی عنہ مفتی ریاست ٹونک

ابو الضیا ریاض النور احمد صدیقی عفی عنہ -

احقر العباد عبد السبحان عفی عنہ (بہاری)

بنک میں جو رقم رکھی جاتی ہے اور اوسپر مطابق قواعد بنک اسیوقت سے سود چلنا شروع ہو جاتا ہے اور بوقت واپسی روپیہ حساب کر کر سود دیا جاتا ہے اور اگر نہ لیا جائے تو اوس سے اشاعت عیسائیت کیجاتی ہے تو ایسا جمع کرنا یقیناً حرام وگناہ ہے اور سود کا معاملہ کرنا جس کی حرمت پر دلائل قطعیہ قرآن مجید واحادیث کریمہ صحیحہ واجماع اُمت موجود ہے اسی وجہ سے اسکا لین دین کرنے والا کاتب شاہد معاون ومدد سب مستحق لعنت ہیں اور اوسکا [illegible] بنانیوالا اوسپر اصرار کرنیوالا کافر مرتد ہے - تفسیرات احمدیہ میں ہے [illegible] الربوا حرام فی جمیع الادیان نیز اسی میں ہے جملة ما سیق

سے بھی بڑا معلوم ہوتا ہے، خدا پکار پکار کر فرماتا ہے کہ سود حرام ہے اور مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ سود حلال اور جائز ہے دنیا کا وہ کون قصبہ اور شہر ہے جس کے اندر ایک بھی بنک نہ ہو مسلمان خود بنک میں قصداً روپیہ جمع کر کے اعانت علی الکفر کا باعث اور سبب بنتے ہیں نہ یہ روپیہ جمع کرتے اور نہ وہ اشاعت و تبلیغ مسیحیت میں صرف کرتے مسلمانوں کو سود لینا خواہ وہ کسی حیلہ و حوالہ کی بنا پر ہو قطعاً حرام ہے، اُمید ہے کہ مفتی صاحبان اس پر بغور نظر ثانی فرما کر اندالله ماجور اور عندالناس مشکور ہوں گے

مولانا ابوالاعجاز امتیاز احمد صاحب مفتی مدرسہ معینیہ اجمیر شریف نے

صدر مفتی کو کھلی چٹھی لکھی چھپوائی سیونگ بنک کے جواز سود کے وہ روشن دلائل تحریر فرمائے جن کے ایجاد و اختراع کا فخر آپ کے ذہن رسا کو حاصل ہے ورنہ اسکا قوی اندیشہ ہے کہ آپ کے بے دلیل و خانہ ساز فتاوے سے بہتیرے مسلمان غلطی میں مبتلا ہو کر باہمی اختلاف وجدال کے سخت ترین گناہ میں مبتلا ہو جائیں اور اسکا بار بمقتضاء ارشاد نبوی من سن سنۃ سیئۃ فلہ وزرہا ووزر من عمل بہا آپ کے ذمہ عاید ہو۔

حضرت مولانا الاعظم الافخم استاذ العلما جناب حکیم مولانا برکات احمد صاحب مدظلہ ٹونکی نے

جو حال میں بمعیت جناب نواب صاحب ٹونک بمبئی تشریف لائے تھے فرمایا اور تحریر لکھی چونکہ بنک گھر میں لین دین سودی ہوتا ہے اوس میں کوئی معاملہ از اقدام نوع ما من انواع الحرام سے خالی نہیں ہے لہذا اوس میں روپیہ جمع کرنا ناجائز ہے اور نہ مسلمان کو ایسی حالت اضطرار جس میں زبان جمع کرنا جائز و پیدا ہوتی ہے۔ مولوی نثار احمد صاحب سے عرض کر چکا ہوں کہ اگر جنس و قدر یداً بید بدل جاوے تو زیادۃ جائز ہے، مگر مولوی صاحب نے جو اپنے رسالہ میں جواز کی صورت تحریر فرمائیں دو صورت ہیں۔ ایک، نقد داخل کر کر نوٹ

بقیۂ اطلاع عام صفحہ ۲

رسالہ سود مند علیگڈہ مین ہے

مسئلہ سود کا بہترین حل

مسلمانون کیلئے خوشخبری

خدا کا شکر ہے کہ جناب مولوی نثار احمد صاحب نے ایسی صورت بتادی ہے جس سے روپیہ پر اضافہ بھی مل جائے اور سود کا گناہ نہ ہو بس عین وقت ہے کہ مسلمان اس طریقہ کو جلد رائج کرین یعنی بنک میں روپیہ رکھتے وقت یا کسی کو کاروبار کیلئے روپیہ دیتے وقت اگر نقد روپیہ دین تو واپسی کے وقت زیادہ تعداد میں نوٹ لے لین ۔

درویش دھلی مین چھپا

مسلمان بنک کا سود کسی حال میں نہ چھوڑین حضرت صدر اعظم جمعیتہ العلماء کا فتویٰ سننے اور پڑھنے کے بعد فوراً اپنی رقم کا سود لینا شروع کردین

مولانا ابو المحامد احمد علی حنفی موی اعظم گڈھی نے لکھا

دالًا ور صدر مفتی اور نائب صدر مفتی کا فتویٰ نقل کیا پھر فرمایا ۔ مسلمانون مین علی الاعلان کہتا ہون کہ نص صریح واحل اللہ البیع وحرم الربوا کی موجودگی میں یہ سب الٹ پھیر محض حیلہ وحوالہ و ڈھکوسلہ ہے اور صاف صاف کھلم کھلا محرمات قرآنیہ کو حلال اور جائز کر دینا ہے جو سراسر خلاف شریعت ہے ۔ علما کا مرتبہ ضرور بڑا ہے مگر معاذ اللہ یہاں تو مفتی صاحب کا مرتبہ خدا

صحت نامہ ضروری فتاوی العلماء فی ترک الرشوۃ والربا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	ٹائیٹل	بلاد	بلاد	۶	۲۱	دعوا لوا	دعوا لولوا
۲	۱۲	مخرت	شہرت	۷	۱۶	نخران	بخران
〃	۱۵	ضرو	ضرور	〃	۱۹	ولان	لان
〃	۱۶	ب	حب	〃	〃	ان اکل	من اکل
۳	۶	گناہ ہے	گناہے	۸	۱۰	حاد	عاد
〃	۷	بندل	تبدل	〃	۱۵	مزقاۃ	مرقاۃ
〃	۱۰	طعام الغصب	وطعام الغصب	〃	۱۹	البرلوا	الربوا
〃	۱۸	وارث	والبس	۹	۱۲	تواہم	توہم
〃	۲۱	ارباب الاموال	ارباب الاموال	〃	۱۳	محذو شرعی	محدود شرعی
〃	۲۲	بثیۃ	بنیۃ	۱۰	۴	خد	خذ
۵	۱	النترہ	التزہ	〃	۱۱	امانت غاظت	امانت وحفاظت
〃	۱۰	اد	اجر	〃	۱۴	حرام ہے	حرام
〃	۲۲	جز	جزئیہ	۱۱	۱	سب	سبب
۶	۶	شومنہا	شحومہا	〃	۱۳	نسائیت	عیسائیت
〃	۹	لاینخیر	لایتغیر	〃	۱۴	وغفر	غفر
〃	۱۰	مرود	چوپایہ	۱۲	۴	اہل حق کو انصاف	اہل حق و انصاف
〃	۱۶	ہراون	ہراوس				
〃	۱۷	توسل	توصل				
〃	۱۸	ستغنی	استغنا				
〃	〃	وستثنی	ومستثنی				

لینا تو مین نے اُن سے عرض کردی ہے کہ میرے نزدیک نوٹ مبیع نہیں ہوسکتا ہے۔ اسکی بیع ہی جائز نہیں پس اس پر جس کی بنا ہے وہ بنائے فاسد علی الفاسد ہے اور دوسری یعنی روپیہ دیکر اشرفی لینا ہر چند اس کو شارع نے یداً بید جائز رکھا ہے۔ مگر بنک گھر مین یہ معاملہ کہان تفصیل اس کی علحدہ رسالہ میں لکھونگا ملخصاً۔ کیا کوئی اہل حق کو انصاف کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی سود کے بارہ میں صحیح راہ عمل اور اس کی صحیح اردو کو نہ سمجھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانون کو توفیق دے کہ اس پر فتن زمانہ مین حرام و حلال میں تمیز کرین اور اتفاق و اتحاد سے کام لین ہٹ نفسانیت سے باز آئیں۔ آمین۔ فقط

اراکین جمعیت اہل سنت قصاب محلہ بمبئی ۳

۲۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مزید تصدیقات فتاویٰ العلماء فی ترک الریبۃ والربوا

مؤلفہ مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی مدظلہ

(تصدیقات علمائے ضلع گجرات۔ سورت)

الجواب صواب موافق للسنۃ والکتاب۔

سود دارالاسلام میں مطلقاً حرام و ناجائز ہے۔ کسی حالت سے اور کسی حیلے سے جائز نہیں ہو سکتا۔ پس جو لوگ جواز سود کیلئے حیلہ نکالتے ہیں۔ وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محاربہ کرتے ہیں۔

کما قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ المجید وفرقانہ الحمید۔ یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوٰا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ ۔ دوسری آیت میں ہے۔ الذین یاکلون الربوٰا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذالک بانہم قالوا انما البیع مثل الربوٰا واحل اللہ البیع وحرم الربوٰا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون۔ پس ثابت ہوا اس آیت شریفہ سے کہ جو لوگ مرتکب ربوا ہیں۔ یا جواز کے لئے حیلہ اور بہانہ ڈھونڈتے ہیں وہ مخالف کتاب اور احادیث نبویہ کے اور محارب اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک عیاذاً کثیرا۔

۱۳۴۲ھ

الراجی الی اللہ محمد انور شاہ قندھاری۔ صدر مدرس مدرسہ احیاء العلوم چھپو عیدروس اشرف ہم دہلی الغفر

اما بعد۔ اہل اسلام کو چاہیئے کہ اپنا روپیہ بنک میں نہ جمع کریں۔ بلکہ اس کے تحفظ کے دوسرے طریقے اختیار کریں جس کو علامہ مجیب نے خوب واضح کر دیا ہے۔ اور جو روپیہ بنک میں جمع ہے اُسکے اصل کو فوراً وصول کرلیں۔ اور سود کو موافق آیۂ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و ذروا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین کے ترک کریں۔ اور اس کے وصول کیلئے کوئی حیلہ نہ تلاش کریں۔ واللہ اعلم۔

العبد۔ محمد معوان حسین العمری المجددی ناظم مدرسہ ارشاد العلوم
واقع ریاست رام پور۔ محلہ چاہ شور

بسبب قول مفتی بہ ہندوستان دار الاسلام ہے۔ سود کا لین دین یہاں حرام ہے۔ ہذا واللہ اعلم۔

العبد۔ محمد ریحان العمری المجددی
مدرس مدرسہ ارشاد العلوم۔ رامپور۔

العبد عبد اللہ بہاری عفی عنہ الباری
مدرس مدرسہ ارشاد العلوم۔

الجواب صواب
العبد۔ محمد فیض الدین مدرس مدرسہ
ارشاد العلوم

الجواب حق
العبد۔ محمد نبی مدرس مدرسہ
ارشاد العلوم

ہندوستان دار الاسلام ہے اور دار الاسلام میں سود لینا قطعاً حرام ہے اور حرام کے اختیار کرنے کیواسطے حیلہ نکالنے کی شرعاً اجازت نہیں جسکی کامل تفصیل رسالہ ہذا میں مرقوم ہے۔ اس پر آشوب زمانہ میں اہل اسلام کو مقلیین کے مکر و فریب سے اجتناب ضروری ولازم ہے۔ بلکہ اُن کو اتباع۔ دع ما یریبک الی ما لا یریبک۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا کرنا ضروری ہے۔

العبد۔ محمد شجاعت علی عفی عنہ۔ مدرس مدرسہ ارشاد العلوم۔

تصدیقات علمائے بریلی

مولینا المکرم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ رسالہ ہذا نیز رسالہ قادح نظام الربوا

الجواب صحیح والمجیب مصیب احقر العباد سید غلام رسول مدرس اول مدرسہ
مطلع العلوم سید پورہ سورت

بتاریخ ۲ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ (بھروچ)

الجواب ۔ جب اللہ پاک نے اپنے کلام پاک میں سود لینا دینا حرام فرمادیا اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا ارشاد بتا دیا تو پھر کون شخص ان حکموں کو رد کر کے حیلہ حوالہ نکال کر کے جائز کرے۔ سوائے بد مذہب کے اور کوئی نہیں حیلہ نکال سکتا ہے مسلمانوں کو بنک کا سود یا اور کوئی طرح سے ہو جب سود ہوا حرام ہے۔

حررہ العبد الآثم عباس میاں ولد مولوی علی میاں صدیقی عفی عنہ۔ شہر بھڑوچ
لال بازار، چاروارڈ
(احمد آباد)

بندہ راقم الحروف نے فتاوی العلمائی ترک الربنیۃ والربا کے صفحہ ۹ تک مطالعہ کیا۔ جواب صحیح ہے۔ جواب دینے والے حضرات علمائے اہلسنت کے علوم پاک عقیدوں اور عملوں میں جناب باری برکت دنیا و آخرت میں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

کتبہ المفتقر الی ربہ القویم عبد الرحیم السنی الحنفی القادری النقشبندی المدرس الاول فی المدرسۃ القادریۃ فی احمد آباد عفی عنہ وعن اسلافہ واخلافہ الی یوم التنادی

(عبد الرحیم ۱۳۲۵ھ) (عبد الکریم ۱۳۴۵ھ)
(نصیر محمد الہی کنادا) (محمد خلیل الرحمن سنی حنفی قادری نقشبندی)

ادخال الدراہم والدنانیر فی البنک ربا صریح حرام۔ اصاب من اجاب بالحرمۃ۔ الغرض روپیہ بنک میں رکھنا صریحی سود حرام ہے۔ جس نے حرام بتایا بہتر راستہ اختیار کیا۔
شہاب الدین نادیری حنفی المذہب قادری

تصدیقات علمائے رامپور

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

الہ آباد

حامداً و مصلیاً۔ بنک میں روپیہ جمع کرنا قطعاً نا جائز ہے کیونکہ وہی روپیہ بعینہٖ محفوظ نہیں رکھا رہتا بلکہ سود پر چلایا جاتا ہے۔ اور اعانت علی المعصیتہ ہے ہندوستان کا دار الحرب ہونا مختلف فیہ ہے جو شک سے خالی نہیں۔ شک کی بنا پر حرام قطعی کا ارتکاب ہرگز جائز نہیں۔ نوٹ کو بھی بعض علماء روپیہ کے جنس سے کہتے ہیں۔ اور بعض علماء غیر جنس سے کہتے ہیں۔ یہ بھی شک سے خالی نہیں۔ اس بنا پر بھی حرمت قطعی کا ارتکاب جائز نہیں۔ شک کی بنا پر حدیث شریف ناطق ہے (دع ما یریبک الی مالا یریبک) بہر حال کسی صورت میں بنک میں روپیہ جمع کرنا اور اُس سے نفع لینا جائز نہیں۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ۔ محمد عبد الکافی۔ عفی عنہ۔

ہذا الجواب صحیح المجیب نجیح	نصیر الدین احمد غفرلہ الاحد
فقیر ظہور حسام غفرلہ مفتی مدرسہ سبحانیہ الہ آباد	مدرس عربی مدرسہ سبحانیہ الہ آباد

شاہجہان پور

حامداً و مصلیاً جواب بہت صحیح ہے۔ اور بنک میں روپیہ جمع کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ اول۔ تو یہ کہ بقصد اس امر کے جمع کرے کہ اُس سے سود لیا جائے تب تو یقیناً جمع کرنا روپیہ کا بنک میں ناجائز ہے باسلئے کہ سود لینا مطلقاً حرام ہے۔ خواہ ذریعہ بنک کے ہو۔ آیہ کریمہ وحرم الربا واسطے حرمت ربا کے نص مطلق ہے۔ اور نیز اُس سود کے روپیہ کو مالک مذکور کا لینا یعنی بتقدیر جمع کرنے کی جائز نہیں۔ اسواسطے کہ فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے (یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و ذروا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین)

قال البیضاوی علی قولہ تعالے (وذروا) اے واترکوا قال فی الحلبی علی البیضاوی علی قولہ اترکوا) قال اللہ تعالے فی ہذہ الاٰیۃ ربین انہ اذا کان علیہم وطم یقبض فالزیادۃ محرم ولیس لہم الا اخذ رؤس اموالہم انتہی۔ وفی تفسیر روح البیان اے واترکوا ترکاً کلیاً ما بقی لکم غیر مقبوض من مال الربا انتہی۔ پس جبکہ نص صریح سے سود کے چھوڑنے کا

و اظہار حق من اولہ الی آخرہ۔ اچھی طرح دیکھ چکا ہوں۔ ان کے مضامین کی صحت اور صداقت میں سوائے مجوزین سود کے اور کس کو کلام ہو سکتا ہے۔ جزاہم اللہ خیر الجزا۔ عجب طرفہ تماشا ہے کہ (اولاً) بنک میں جہاں من وعن سود ہی کے معاملات ہوتے ہیں وہاں جمع کر کے نص صریح وقطعی (ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان) کی کھلی کھلی مخالفت کرنا (ثانیاً) بنک سے سود کا روپیہ لیکر دوسری نص صریح (واحل اللہ البیع وحرم الربوا) کی خلاف ورزی کرنا (ثالثاً) اُس رقم حرام کو کار خیر میں صرف کرنے کا (جو منجر الی الکفر ہے) کھلم کھلا فتویٰ دینا کیا جسارت ہے۔ (اللہم احفظنا عن الشرور والفتن وکید النفوس وحوادث الزمن) فی الواقع جب سے مجوزین سود کے فتوے شائع ہوئے ہیں تاویلات اور چنیں چناں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عوام کے قدم بسرعت گمراہی کیطرف بڑھ رہے ہیں۔ لہٰذا بغرض انسداد رسالوں سے (جو خواص کے لئے مخصوص ہیں) گزر کر عدم جواز سود کے مسائل کو مختصراً مستند اخبارات واشتہارات اور پوسٹر وغیرہ کے ذریعہ سے بکثرت شائع کرانا چاہیئے۔ تاکہ عوام اصل حقیقت سے واقف ہو کر گمراہی سے بچیں۔ اللہ تعالےٰ لئے عوام کی ہدایت سے پہلے مقتدایان قوم کی رہنمائی فرمائے جن کے دست بابرکت میں عوام کی باگ ہے۔

کتبہ۔ محمد ریاست حسین عفی عنہ۔ رائے بریلوی۔ مہتمم مدرسہ رحمانیہ۔
رائے بریلی۔ ۱۰ اگست ۱۹۲۶ء۔

بیشک۔ مولینا نے جو مضمون تحریر فرمایا ہے۔ بہت صحیح اور درست ہے۔ کسی کو کیا بحث ہو سکتی ہے۔

بنیاد حسین عفی عنہ

لاریب۔ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین۔ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ جیسی کھلی نص کی خلاف ورزی اور اسپر حیلہ گری بڑی جسارت ہے۔ اور کھلی ضلالت ہے (اعاذنا اللہ تعالےٰ منہ) اعلیحضرت مرشدی ومولائی مولانا ریاست حسین صاحب دامت برکاتہم نے جو توضیح فرمائی ہے۔ اہل بصیرت کے لئے کافی ووافی ہے۔ وانا من المویدین۔ کتبہ۔ ناچیز محمد افتخار علی عافاہ مولاہ عن شر البغی والغوی مدرس مدرسہ رائے بریلی۔

الجواب صحیح مع ہذا التحریر ۔ ہذا التحریر الیق بالقبول ۔ العبد
نور احمد عفا اللہ عنہ ۔ ظہور احمد خان

ہو المصوب۔ واضح ہو کہ یہ آفت جواز سود من حیث یکمن چند سال سے اکثر مفاتی اہل دنیا کی بدولت شائع ہو رہی ہے۔ ان میں سے نہ کوئی مولوی صاحب درجۂ اجتہاد یا تحقیق رکھتے ہیں اور نہ ایسے متدین ہیں کہ جن کے افعال اقوال لائق استناد ہوں۔ نہ ہندوستان دار الحرب ہے کہ جس میں جواز سود رشوت و قمار برد معاً للکفار غور کیا جائے نہ یہاں ایسی اشد ضرورت ہے کہ عموم بلوی کا لحاظ کرکے نجس کو طاہر کہا جاوے۔ جن صاحب نے بنک کے سود کو مباح فرمایا انھوں نے غور نہ فرمایا کہ آخر سود لیکر نیک کام میں لگانا یا نہ لیکر کسی بد کام میں لگوانا لینے والے یا چھوڑنے والے کو معصیت سے بچا دیگا۔ کیا غصب یا چوری کے مال کو لیکر کار خیر میں لگانا گناہ سے معافی دلا دیتا ہے۔ یہ ایجاد ایک نیچری علیگڈھی کی ہے جنھوں نے کئی سال سے خود کو خیر خواہ قوم قرار دے کر بذریعہ اشتہارات و رسالہ جات مسلمانوں میں ہیجان پیدا کر دیا۔ حالانکہ اگر مسلمان اپنی حالت کو اور اقتصادی پہلو پر نظر کرکے سنبھالیں تو کچھ ضرورت سود و رشوت و چندہ ناجائز سے متمتع ہونے کی نہیں ہے۔ مگر یہاں تو مقصود قوم کو مثل نصاریٰ و ہنود کچھی پرست بنانا و ہمہ تن دنیا میں منہمک رکھنا ہے۔ اور وہ بغیر ترک ما امر اللہ ناممکن ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ جن صاحب نے روپیہ کو دیکر نوٹ کمی بیشی پر لے لینا بوجہ تبدیل جنس جائز کیا ہے۔ ان کو معلوم کرنا چاہیئے تھا کہ نوٹ حقیقتاً زر نہیں ہے۔ مگر حکماً ضرور ہے۔ بلکہ نوٹ حکم ہے جو بنک کا روپیہ دلاتا ہے۔ اور بیع البراءۃ کا جواز شرع میں نہیں ہے پس اسکی خرید و فروخت بحیثیت کاغذ نہیں ہے۔ بلکہ بحیثیت حکمنامہ شاہی ہے۔ اشباہ میں ہے۔ بیع البراءۃ التی یکتبہا الدیوان علی العمال لایصح۔ اگر یہ شبہ ہو کہ نوٹ حقیقتاً کاغذ ہے تو جواب ظاہر ہے کہ وہ دو کوڑی کی قیمت نہیں رکھتا۔ پھر یا تو دھوکا دیا جاتا ہے یا کہا جاتا ہے المومن لاتعین ولا یغبن۔ یہ بھی جائز نہیں۔ اب ایک شبہ قوی یہ ہے کہ ملک فرنگ سے تجار کس طرح لین دین کریں۔ کیونکہ وہاں جبتک روپیہ کی درگتی نہو گی تجارت بند ہو جائے گی۔ بلکہ عموماً یورپ سے بغیر سود لئے دئے تجارت و ٹھیکہ و طلب مال وغیرہ

حکم ہے تو اُسکو لیکر فقرا پر تقسیم کرنا کیسا بیشک ناجائز ہے۔ اور نص قطعی کے مخالف
اور پھر بھی باعث اور سبب تبلیغ اور اشاعت مذہب عیسائیت کا ہوا اور چونکہ سود لینا حرام ہے
اسلئے اسکے لینے کے واسطے حیلہ بھی حرام ہے۔

تہذیب الایمان میں ہے انما الحرام ان یقصد بالعقود والشرعیہ غیر ما شرعها اللہ بہ فیصیر مخادعا لدینہ کیا یدالشرع فان مقصودہ حصول الشئ الذی حرم اللہ تبلک الجنتہ او اسقاط ما اوجبہ انتہی اور نیز مرقاۃ وغیرہ میں ہے فیہ دلیل علی لبطلان کل حیلۃ تحتال للتوصل الی محرم انتہی۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ بغیر قصدا ور نیت سود لینے کے روپیہ بنک میں جمع کرے تو ہر چند اس صورت میں سود کے روپیہ چھوڑنے کی تو حاجت نہیں۔ کیونکہ اُس نے اول ہی سے سود نہ لینے کی نیت کی ہے۔ مگر تب بھی بوجہ اسکے کہ جب سود کا روپیہ منجانب بنک اشاعت مذہب عیسائیت اور تبلیغ کفر میں صرف کرایا جاتا ہے ناجائز ہے۔ اسلئے کہ یہ روپیہ جمع کرنا بنک میں باعث اعانت اور سبب اور ترغیب اور ترقی کفر کا ہوگا۔ اور یہ ناجائز ہے۔ قال اللہ تعالٰے ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ قال فی تفسیر المدارک علی قولہ تعالٰے علی الاثم والعدوان۔ والاثم ترک المامور والعدوان فعل المحظور انتہی۔

پس جو امر کہ سبب اور اعانت اور ترقی کفر کا ہووہ بدرجہ زائد ناجائز اور ممنوع ہوگا۔ اسی وجہ سے ایام فتنہ میں ہتھیاروں کا فروخت کرنا اہل فتنہ سے اگر معلوم ہو کہ اہل اسلام میں فتنہ برپا ہے تو ممنوع اور مکروہ ہے۔ چہ جائے کہ کفار جبکہ قتال کریں مُسلمانوں سے تو اس وقت تو اُن کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنا بدرجہ زائد ممنوع ہے۔ فی الہدایتہ وغیرہ۔ ویکرہ بیع السلاح فی ایام الفتنۃ لانہ تسبب الی المعصیتہ انتہی۔ قال علیہ فی غایتہ البیان قال اللہ تعالٰے لا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ انتہی۔ پس جس طرح تسبب الی المعصیتہ اور اعانت علی الاثم کے فروخت کرنا ہتھیاروں کا ایام فتنہ میں مکروہ اور ممنوع ہوا اسی طرح اس جگہ بھی جمع کرنا روپیہ کا بنک میں بوجہ تسبب الی المعصیتہ اور اعانت علی الاثم ممنوع اور ناجائز ہوا۔ فقط۔ ہذا ما ظہر لی فی ہذا المقال واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال وانا العبد المفتقر الی ربہ الغنی محمد ریاست علی۔ شاہجہانپور۔

(محمد ریاست علیخان)

(بنگال) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی منہ البدایتہ والیہ النہایتہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد الذی ہو مصباح الظلامتہ ونور الہدایتہ وعلیٰ الہ وصحبہ وعلماء امتہ الیٰ یوم القیامتہ۔ اما بعد میں نے اتمام الحجت مسمّٰی بہ فتاوی العلماء اور وہ رسائل جن کی بناء پر فتاوی تیار ہوئے یعنی سود کے بارے میں صحیح راہ عمل ودفع کید الماکرین مؤلفہ مفتی آگرہ صاحب من اولہا الیٰ آخرہا پڑھے اس قیامتی پر آشوب وپرفتن زمانے میں کہ ہر ایک نے اکثریت سے آزادی وہوائے نفسانی کو مذہب بنا رکھا ہے۔ دین ودیانت، وتقویٰ کو جانتے ہی نہیں کہ کیا ہے۔ حلال وحرام میں تمیز نہیں رہی۔ ایسے رسالے لکھنا جن میں جواز سود وغیرہ کے فتوے ہوں۔ رقم سود ضائع نہ جانے کے حیلے بہانے بتائے جائیں نہ لینے والے معین علی الکفر ٹھہرائے جائیں۔ حدود الٰہی سے تجاوز نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔ شرع متین نے تو شبہات سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے۔ آزادی کا زمانہ ہے ہر شخص مختار بن رہا ہے۔ خدا بھلا کرے ان ہستیوں کا جو ایسے اباطیل کے رد وکد میں لگے رہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو وقتاً فوقتاً حق سے متنبہ کرتے رہتے ہیں۔ مولا تعالیٰ مسلمانوں کو علمائے سوء کی شر وصحبت سے بچائے۔ آمین۔ تعجب ہے مؤلف رسالہ سود کے بارے میں صحیح راہ عمل پر جو کہ کار افتا بوجہ ملازمت انجام دے رہے ہیں۔ کہ انہیں احادیث صحیحہ اور عبارات فقہیہ میں تراش خراش کرتے بھی خوف نہ آیا۔ پھر رہنمائی غلط فرمائی۔ غضب بالائے غضب یہ کیا کہ فرما دیا کہ حدیث وقرآن سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بیع کر حیلہ کیا جائے کام وہی ہے۔ (یعنی اخذ سود) کہ نفع ہو اور سود بھی نہ ہو۔ مبتلاءین وفقرا کے لئے حرام مال لینا بھی جائز بتایا۔ اور دلیل میں ایک عبارت فقہی کے بیچ کا ایک جز لے لیا۔ لان الحرمتہ لاتتعدی الی ذمتین۔ اور اسی سطر میں اسی فقرہ سے بالکل متصل فقرہ یہ بھی دیکھا کہ وسیاتی تحقیق خلافہ الحرما۔ یعنی اس کے خلاف کی تحقیق آگے آتی ہے۔ یا قصداً دیکھ کر اعراض کیا۔ کہ دلیل حلت کہاں سے آتی۔ پناہ بخدا فقہائے کرام جسکو حرام بتائیں مفتی صاحب اسی کو حلت کی دلیل ٹھہرائیں۔ مفتی صاحب نے اپنے دوسرے رسالے میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ مال حرام کے صدقہ کر دینے کار خیر میں لگا دینے سے

محال ہے تو علماء کیطرف سے یہی جواب ہوگا کہ مسلمانوں کو ایسی تجارت نہ کرنی چاہیئے۔ مگر مفر کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ وہ لوگ غیر مذہب کو ایسے کام پر معین کریں اور خود کو بچائیں مگر پھر بھی دامن تقویٰ داغ معصیت سے آلودہ رہیگا۔ فقط ہٰذا ما سنح لی عند التحقیق ولعل عند غیری خیر ما یلیق ۔ المفتی السید محمد اعظم شاہ الحنفی السنی المخدومی غفر اللہ لہ شاہجہاںپوری۔

بدایوں شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ سود لینا گناہ کبیرہ ہے۔ اُس کی حرمت و عدم جواز نصوص قطعی قرآن کریم و احادیث شریفہ سے ظاہر و باہر ہے۔ مگر مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ ایک عرصہ سے ہندوستان میں مسئلہ سود کے جواز پر بہت کچھ زور دیا جارہا ہے اگرچہ بحمد اللہ سچے مسلمان دہوکہ نہیں کھا سکتے اور مختلف اقتصادی سیاسی مذہبی پہلوؤں کے ساتھ جو ممنوعات شرعی شائع کئے جارہے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوسکتے۔ تاہم ایسے مسائل کی اشاعت اور اس بحث کا مسلمانوں میں دائر ہونا آخری زمانہ کے ضعف مذہبی کا ثبوت ہے چنانچہ بعض مشاہیر بھی ایک طرف حرمت سود کو تسلیم کرتے ہوئے بعض حیلوں اور دہوکوں سے مسئلہ جواز سود بنک کی اشاعت کررہے ہیں۔ حالانکہ یہ تصور نہیں فرماتے کہ کم از کم خود ان کے نزدیک حالت شک میں بھی سود سے اجتناب ضروری ہے۔ اور یہ کہ اُن کے ذرا سے غلط رویہ و حرکت سے تمام طبائع جو مذہب سے دور ہیں اور حقیقۃً ممنوعات شرعیہ اور ناجائز فوائد دنیوی کی جستجو میں رہتی ہیں کس نتیجہ پر پہونچینگی۔ اللہم احفظنا من شرور انفسنا اللہ تعالےٰ نے حضرت فاضل اجل جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب مفتی بدایونی مدرس اول مدرسہ احمدیہ بمبئی و جناب مولوی محمد حبیب الرحمان مدرس مدرسہ قادریہ عالیہ بدایوں کو مراتب دارین عطا فرمادے۔ کہ آپ نے اسطرح حقیقت شرعی واضح فرمادی کہ فتوا دے پر الجواب صواب لکھنا کافی ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم ۔ خواجہ غلام نظام الدین قادری رشادرہ عالیہ

الجواب صواب
احمد الدین عفی عنہ

صح الجواب
محمود بخش عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ بدایوں

الجواب صحیح
غلام حمزہ قادری عفی عنہ

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب
محمد احمد عفا عنہ الصمد المقتدری

قیامت برپا نہ کرے تھوڑا ہے۔ (شامت اعمال ما ایں صورت نادر گرفت) ہماری نحوست وادبار کہ آئے دن مسائل قطعیہ میں کہ سلفاً خلفاً جن کی حرمت پر اجماع چلا آرہا ہے جو نصوص قطعیہ قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے حرام ہیں۔ اُن کی حلت کے لئے حیلے حوالے تلاش کئے جانے لگے۔ بڑے بڑے لیڈر فلاح قوم کا گیت گانے والے مسائل دینی میں تراش خراش فرماتے۔ علمائے امت وصلحائے ملت پر لعن طعن کا مینہ برساتے اور پھر اپنے کو مصلح قوم سیاسی عقل ودماغ رکھنے والا ٹھیراتے ہیں۔ پشیمان قوم وہی ٹھہریں جو دن دہاڑے رہیں پھاڑ کھانے کو تیار۔ سود کہ جس کی حرمت کتاب وسنت واجماع اُمت سے ثابت ہے ہر وقت ہر دین میں حرام رہا ہے جسکی حرمت الیسی منصوص ہے کہ شرع مطہر نے اُس کے جواز اور حلت کے لئے حیلہ بھی روا نہ رکھا۔ بلکہ صاف صاف فرمادیا وذروا الربو الکبریتہ۔ یعنے اُسکے حلت کیلئے حیلے نہ ڈھونڈو۔ سود لینے والا اگرچہ اُس قم سود کو خود نہ کھائے۔ کاتب دستاویز گواہ اسکے جملہ ممدومعاون سب مستحق لعنت قرار پائے۔ نسائی شریف میں ہے۔ آکل الربو وموکلہ وشاہداہ وکاتبہ ملعونون علی لسان محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ مشکوٰۃ شریف میں۔ اسکے بعد ہم سواء کا لفظ اور ذکر کیا سود لینے والا اللہ ورسول کا محارب ہے۔ اور اللہ ورسول کا دشمن ہے۔ عینی شرح بخاری میں ہے۔ فمن کان من اہل الربوا فقد حارب اللہ ومن حارب اللہ فہو عدو اللہ ورسولہ۔ اگر ان جزئیات فقہیہ میں غور کیا جائے کہ مسلمان رقم سود کا مالک نہیں ہوتا اُسکا رد واپس واجب ہوتا ہے۔ اُس رقم میں وہ تصرف کا مجاز ومختار نہیں۔ اگر کسی دوسرے کو وہ رقم لیکر دیدی جائے اور اُسکو علم ہو کہ یہ روپیہ سود کا ہے تو اُس کو بھی لینا حلال نہیں۔ جیساکہ شامی اور دیگر کتب میں درج ہے۔ تو معلوم ہو کہ یہ کیسا صریح دہوکہ ہے۔

اگر کوئی امین روپیہ رکھنے کو نہ ملے اور وہ بنک ہی میں رکھنے پر مجبور ومضطر ہو تو ایسی حالت میں بنک کے پاس سود کی رقم نہ چھوڑنی چاہیئے۔ کہ وہ مسیحی مشنری کو دیجاتی اور تبلیغ مسیحیت میں خرچ ہوتی ہے اور جمع کرنے والے کا روپیہ اُس کا سبب

اُسکے لینے والے سے محذور شرعی بھی جاتا رہتا ہے۔ پہلے رسالہ میں صرف سود کے متعلق فتوے دیا۔ دوسرے حصہ درقہ میں جس کا نام دفع کید الماکرین رکھا۔ اور علمائے ربانی مانعین سود پر ذاتی حملے کیے۔ سود زنا شراب غصب سبکی طرف توجہ مبذول فرمائی۔ سب آمدنیاں لو فقرا کو دو گناہ بھی نہ ہوگا۔ معاذ اللہ۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
اللہ تعالےٰ جزائے نیک دے۔ مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب بدایونی سلمہ کو کہ اُنہوں نے اپنے فتوے میں ان سب امور کا مشرح جواب دے دیا۔ اور ذاتی حملوں کے جواب پر توجہ بھی نہ کی۔ یدرؤن بالحسنۃ السیئۃ پر عمل فرمایا۔ مخلوق خدا کو آگاہ کر دیا۔ ماننا نہ ماننا اُن کا کام ہے ؛ وما علینا الا البلاغ۔ اللہ توفیق دینے والا ہے۔ وہو اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

خادم العلماء حاجی تمیز الدین اسلام آبادی ۳؍ صفر المظفر ۱۳۴۵ھ

الجواب صحیح — ذالک کذالک — صح الجواب

محمد رمضان علی غفرلہ — احمد اللہ عفی عنہ فریدپوری۔ — محمد سراج الدین غفرلہ

فتاوی العلمانی ترک البرتیہ والربا۔ مؤلفہ حضرت شاہ مولینا مولوی مفتی محمد ابراہیم صاحب مدظلہ۔ عریضہ سنت پر چلانے والی کتاب ہے سب سے بہتر عریضہ یہ ہے کہ مسلمان بنک میں روپیہ جمع کرنے سے پرہیز کریں۔ اور جو حضرت مولینا مفتی مجیب صاحب نے مسلمانوں کے لئے رسالہ شائع فرمایا ہے سب مسلمان اُسپر عمل کریں۔ اور مجیب کو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت میں ہمیشہ دائم و قائم رکھے آمین۔

بندہ صغیر حسن عفی عنہ امام مسجد گوگاری محلہ بمبئی

تصحیح الجواب الاول۔ لقد احسن من اجاب وہو مصیب فیہ ومثاب۔ راقم قاضی غلام احمد تلیانی مدرس در مسجد جامع بمبئی۔

تصحیح الجواب الثانی الحق احق ان تبع۔ قد اجاد المجیب ولہ من الاجر نصیب۔ لقد اجاب من اجاب۔ محمد شریف صاحبزادہ پشاوری سابق صدر مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی۔

تصدیقات پہاسو

یہ زمانہ ایسی آزادی دبیقیدی کا ہے۔ کہ جو واقعہ یا امر دنما ہو جو سانحہ ہوشربا

تصدیقات علمائے بمبئی

کرلینا ہی سود ہے۔ پس حکم اخیر و فیصلۂ قطعی اس بارے میں یہ ہے کہ بنک گھر میں روپیہ داخل کرنا اور سود لینا اور اس رقم کو پھر کار خیر میں صرف کرنا ہرگز درست نہیں اور درصورت اس رقم سود [illegible] بنک میں چھوڑ دینے کے ہرگز اس کے روپیہ سے اشاعت مسیحیت نہ ہوگی۔ اور نہ وہ اسکا باعث بنے گا۔

فالحکم جلی للہ ذو المجیب حیث اتی بقول المصیب۔

عبدہٖ حسین احمد عفا عنہ الصمد (مفتی و واعظ ریاست بہاسو)

مسلماً و حامداً و مصلیاً۔ ہادی برحق حضور پرنور رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحلال بینٌ والحرام بینٌ و بینہما مشتبہات۔ حلال و حرام ظاہر ہے۔ ان دونوں کے درمیان میں شتبہات ہیں۔ اور ان سے بچنے کا حکم دیا۔ سود و شبہ سود کا حرام ہونا نصوص متکاثرہ سے ظاہر ہے۔ بدائع الصنائع میں فرمایا والتحرز عن حقیقۃ الربا و عن شبہۃ الربا واجب سود کا بحیلہ و حوالہ لینا۔ جائز بتانا۔ حرام کو حلال ٹھہرانا ہے۔ اسی سبب سے تہذیب الایمان میں فرمایا۔ انما المحرم ان یقصد بالعقود الشرعیۃ غیر ما شرعہا اللہ فیصیر مخادعاً لدینہ کائد الشرعہ فان مقصودہ حصول الشئ الذی حرم اللہ تلک الحیلۃ او اسقاط ما اوجبہ

واقعہ یہ ہے کہ اگر ابتدا اشاعت سود کے بارے میں صحیح راہ عمل کے اظہار حق نہ لکھا جاتا تو بہت لوگ مغالطہ میں پڑ چکے تھے۔ الحق یعلو ولا یعلیٰ کا جلوہ آشکار ہوگیا اور معلوم ہوگیا کہ کامُدّ مّا کر کون ہے۔ جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا۔

یہ امر ظاہر کردینا بھی ضروری ہے کہ جو روپیہ بنک میں بطور امانت چالو کھاتہ میں رکھا جاتا ہے۔ اس پر حسب قواعد امپیریل بنک وغیرہ سود نہیں دیا جاتا۔ اور اگر بنک کبھی دیوالیہ ہو جائے۔ تو بھی اس رقم جمع کردہ کا ذمہ دار رہتا ہے۔ برخلاف قرض کھاتہ کے کہ اوس پر وقت جمع سے سود چلتا ہے۔ اور بصورت دیوالیہ ہو جانے بنک کے حصہ رسدی روپیہ مل سکے گا۔ نہ کل رقم جمع کردہ اس اصول پر بھی نظر

ہوتا ہے۔ اور وہ بھی اس گناہ میں شریک ہوتا ہے۔ پس اُس روپیہ کو لیکر تبلیغ و اشاعت اسلام میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔

مسلمان امین کا دستیاب ہونا۔ بنک میں روپیہ جمع کرنے کے لئے مجبور اور مضطر ہونا عجب مضحکہ خیز اور تعجب انگیز امر ہے۔ پھر روپیہ بنک میں جمع کر کے اور معاملہ سود کے ارتکاب کے بعد اگر سود کا روپیہ اُس نے نہ لیا تو اُس کا گنہگار ہونا اور اُس روپیہ کا اشاعت مسیحت کا باعث بننا اُس سے بھی زائد حیرت افزا ہے۔ کہ بنک میں روپیہ داخل کرنے والا اُس رقم سود کا مالک ہی کب ہوا۔ جو اشاعت مسیحت اُس کے روپیہ سے ہوئی۔ جبکہ بنک گھر کا یہ قاعدہ ہے کہ روپیہ داخل کرنے پر سود دیا جاتا ہے۔ اصل روپیہ کے ساتھ باضابطہ رقم سود لکھی جاتی ہے تو اس امر محرم کے ارتکاب یعنی معاملہ سود کے کرنے سے وہ گنہگار ہوا اور اُس کا روپیہ بنک میں داخل کرنا باعث اشاعت مسیحت کا بنا۔ نہ کہ اُس رقم کا چھوڑ دینا اگر مسلمان بنک میں روپیہ داخل نہ کرتا کسی تجارت میں لگا دیتا۔ کوئی مکان وغیرہ خرید لیتا جس کی آمدنی و کرایہ سے روپیہ بڑھتا تو کیوں اشاعت مسیحت ہوتی۔ اور کیوں مرتکب سود لینے کا ہو کر گنہگار ہوتا۔ پھر روپیہ اور اشرفی کے تبادل کا حیلہ میں سوچتا ہوں کہ یہ کیا ہے۔ اسکو کتمان حق سے تاویل کیا جاوے یا خدا نخواستہ دور جدید کے نئے مفتی صاحبان کیطرف غور نہ فرمانیکا خیال دوڑایا جاوے کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کسی کے پاس روپیہ امانت رکھ کر زائد کی اشرفی لے لینا یا اشرفی رکھ کر نوٹ و روپیہ زائد کا لے لینا درست ہے ہرگز شرع مطہر اسکی اجازت نہیں دیتی۔ اس ایجاد بندہ کا محرک نئے مفتی کو اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم ہوا ہے۔ بیع و شرا کے منافع بصورت تبدیل جنس دیکھ کر بنک میں روپیہ داخل کر کے سود لینے کو جائز کر دیا اذ اکان یدا بید کو تو ہاتھ ہی نہ لگایا۔ اور دیکھا بھی نہیں نہ یہ سوچا کہ یہ حکم جسے متعلق بیع و شرا ہے۔ بنک میں روپیہ اشرفی نوٹ بیع نہیں ہوتے۔ بلکہ بطور قرض و امانت یا شرکت فی التجارت کے داخل کیا جاتا ہے سو امانت رکھ کر قرض والے کو زائد رقم حاصل کرنا سود ہے۔ اور شرکت کی صورت میں نقصان کا شریک نہ ہونا اور نفع کا منفرد

یا انٹرسٹ کہو فوراً جواب دینگے۔ اب رقوم جمع کرنے والا اصل مال کے ساتھ انٹرسٹ لے۔ یا صرف انٹرسٹ لے۔ یا دونوں رقم اصل قرار ہوکر انٹرسٹ یعنے سود چلا کرے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

مسلمانوں ڈرو۔ خدا کو ایک دن مونہہ دکھانا ہے۔ (قال اللہ تعالےٰ) یٰاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡکُلُوا الرِّبٰوا وَقال تعالےٰ (وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ)

خداوند کریم مولینا مو[illegible] ناہ محمد ابراہیم صاحب بدایونی کو جزائے خیر دے کہ اولاً اظہار حق تصنیف فر[illegible] شائع کرادیا۔ اور مسلمانوں کو شرعی صحیح راہ عمل بتایا۔ ثانیاً دیگر علمائے کرام سے استفسارات کرکر نیز خود لکھکر اتمام الحجۃ مسمی بہ فتاوی العلماء فی ترک الربٰوا دالمامعاملہ میں شائع کرادیا۔

حضرت مولینا مو[illegible]ن کی ذات بابرکات سے امید ہے کہ ایسے نازک وقت میں مسلمانوں کو حرام سے بچانے کی ہمیشہ بلیغ کوشش کرینگے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

فقیر ابو البشیر عبد الکریم بہاری مہتمم مدرسہ فرقانیہ عفی عنہ

الجواب صواب دالمجیب مثاب

محمد اختر حسن بہاری عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندوستان کو دار الاسلام مانتے ہوئے بنک وغیرہ سے سود لینا اور مسلمان کا اوسکو نیک امور میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔ (السائل محمد ابراہیم قادری بدایونی غفرلہ)

الجواب ہو الموفق للصواب

ہندوستان کو دار الاسلام تسلیم کرتے ہوئے سود لینے کا حکم دینا باتفاق ائمہ اربعہ جائز نہیں سوائے امام اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) ائمہ ثلاث دار الحرب میں بھی معاملہ ربوا ناجائز قرار دیتے ہیں۔ پس دار الاسلام میں تجویز سود کا یہ مطلب ہے کہ نصوص صریحہ و روایات فقہیہ ناقابل اعتبار ہیں (العیاذ باللہ) جب سود لینا نہ ہوگا تو پھر کوئی کار خیر مرتب نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم نمقہ رکیبۃ المسکین معین الدین الاجمیری عفا اللہ عنہ

کرتے ہوئے امین کو امانت کا روپیہ قرض کھاتہ بنک میں جمع کرنا ناجائز ہے۔
واللہ تعالےٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔ علاوہ بریں زرامانت متعین نہیں رہتا جو شرعاً ضرور ہے۔
غلام امیر محمد۔ طاہر قادری بدایونی کان اللہ اجمعہ بالہ

بہار شریف

بنک خود محل نظر ہے۔ اُس کے تمامی معاملات محرمات و مشتبہات سے مملو ہیں۔ (جس کے تفصیلی حالات موقعہ ہوا تو انشاء اللہ پھر لکھے جائینگے)

بنک میں رقوم جمع کرنا اور (راس المال) یعنی اصل مال سے زائد رقم لینا سود ہے۔ یا نہیں۔ رقوم بنک میں امانت رکھی جائیں یا کسی کو بطور قرض دیجائیں یا کسی امین کے یہاں رکھی جائیں۔ اس میں اصل مال سے زائد رقم لینا سود بیاج ہے جیسا کہ کتاب اللہ حدیث شریف اور اقوال صحابہ کرام۔ ومجتہدین عظام وائمہ اربعہ سے ثابت ہے۔ بنک سے جو زائد رقم ملتی ہے اسکو انگریزی میں (انٹرسٹ) کہتے ہیں۔ جسکے معنی بیاج کے ہیں۔ اور نفع کو انگریزی میں (پروفٹ) کہتے ہیں۔ جو دیگر کارخانجات وغیرہ میں دئیے جاتے ہیں۔ اور بنک میں روپیہ دے کر نوٹ یا نوٹ دے کر روپیہ بروقت لیا جائے تو اسکو انگریزی میں (اکسچینج) کہتے ہیں۔ یا دیگر ممالک کے سکہ وغیرہ بدلنا ہو۔ نوٹ دیکر روپیہ یا روپیہ دے کر نوٹ لیجئے۔ زائد رقم کچھ نہیں ملتی۔ البتہ جمع کرنے والے کو (انٹرسٹ) ملتا ہے۔ یعنے سود اور قرض لینے والے کو (انٹرسٹ) دینا ہوتا ہے جس کو مالکان بنک بھی سود (بیاج) جانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ یہاں تک مشہور بات ہے کہ اہل کار بنک سے دریافت کیجئے کہ تمہارے بنک میں کیا حساب ہے سود بیاج ملتا ہے۔ تو فوراً بتادینگے کہ یہ حساب ہے۔ اور ان سے یہ دریافت کیجئے کہ تمہارے بنک میں بیع کس حساب سے ہوتا ہے تو وہ ہرگز بتا نہیں سکتے کہ رواج ہی نہیں۔ وہ جانتے بھی نہیں کہ بیع کس جانور کا نام ہے۔ ہاں ان کو سود یا بیاج

مسلمانوں اس خلاصہ کو غور سے پڑھو

ہرگز دھوکہ نہ کھاؤ دیکھو مفتی نثار احمد

اپنے دونوں رسالوں سود کے بارے میں صحیح راہ عمل و دد کید الماکرین میں کیا کیا لکھا اور دیگر علمائے کرام نے اوسپر اپنے فتوؤں میں کیا فرمایا۔

خلاصہ اقوال مفتی نثار صاحب

نمبر۱۔ بنک سے سود لو نہ لینا اعانت علی الکفر ہے۔ دشمن سے سود حیلہ سے لو جائز و بہتر ہے نمبر۲۔ سود لیکر کار خیر میں صرف کرنے سے سود لینے والے کا گناہ جاتا رہتا ہے نمبر۳۔ غصب چوری زنا ان سب آمدنیوں کے لئے یہی حکم دیا کہ لو اور فقیروں پر صدقہ کردو نمبر۵۔ فقیروں کو باوجود اس علم کے کہ حرام کا پیسہ سود وغیرہ کا روپیہ ہے۔ اسکا لینا فرض بتایا نمبر۶۔ نوٹ میں کمی بیشی جائز ٹھہرائی۔ نمبر۷۔ حدیثوں عربی عبارتوں میں تراش خراش کی۔ نمبر۸۔ قرآن و حدیث سے سود کے لئے حیلہ نکلنا ثابت کیا۔ العیاذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

(خلاصہ فتاوی علماء کرام)

اہلسنت والجماعت کثر اللہ سوادہم

نمبر۱۔ یہ سب اقوال غلط اور خلاف احکام شرع شریف ہیں نمبر۲۔ ہندوار الاسلام ہے نمبر۳۔ اس میں سود لینا بنک سے ہو یا غیر بنک سے حیلہ سے ہو یا بغیر حیلہ ناجائز و حرام ہے۔ نمبر۴۔ اسکو حلال بتانے والا کافر ہے۔ نمبر۵۔ سود یا کوئی اور حرام آمدنی لیکر فقیروں پر صدقہ کردینے سے حرام آمدنی لینے کا گناہ لینے والے کے سر رہیگا۔ صدقہ فائدہ نہ دے گا۔ بلکہ اگر با امید ثواب دے گا کافر ہو جاوے گا۔ نمبر۶۔ فقیر کو باوجود علم ایسی خیرات لینا حرام ہے۔ نوٹ میں کمی بیشی سود سے خالی نہیں۔ اس سے پرہیز چاہیئے۔ ۸ ان احکام کے خلاف دکھانا شریعت پاک کا بدلنا ہے۔ جو حرام اور کفر ہے

واللہ الہادی وہوالموفق للسداد

INDIAN INSTITUTE OF ADVANCED STUDY
Acc. No. 36863
Date 2-6-71

U
297·2
F 268 J

Library IIAS, Shimla
U 297.2 F 268 J
00036863